Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

ناولٹ

پیام محبت لائی ہے عید

عذرا فردوس

ہوٹل کا ڈائننگ ہال لوگوں سے بھرا ہوا تھا سمانہ، مائر کا ہاتھ تھامے اپنی مخصوص میز کی جانب بڑھ گئی۔ لائٹ پرپل رنگ کی میکسی میں ملبوس سمانہ نے غیر محسوس انداز میں ایک مرتبہ اپنا جائزہ لیا، وہ گھر سے خاص تیاری سے آئی تھی مگر اس کے باوجود اسے یوں لگ رہا تھا کہ اب بھی کوئی کسر باقی ہو۔

''میں ٹھیک تو لگ رہی ہوں؟'' سمانہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔

www.urdupalace.com

"بہت زبردست لگ رہی ہو۔" مائر نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا اتنے میں ویٹر آگیا تو مائر کھانا آرڈر کرنے لگا تھوڑی دیر بعد میز انواع واقسام کے کھانوں سے سج گئی۔

"سنا ہے کہ تمہاری ممی چاہتی ہیں اسی سال ہماری شادی کردی جائے۔ مائر، میں اتنی جلدی شادی کے حق میں نہیں ہوں ابھی تو میری ایجوکیشن مکمل ہوئی ہے، میں ابھی کچھ کرنا چاہتی ہوں۔" سمانہ نے کھانا پلیٹ میں نکالتے ہوئے کہا۔

"تو تم بھی اپنی ممی کے نقشِ قدم پر چلنا چاہتی ہو، تمہاری ممی بہترین سوشل ورکر ہوسکتی ہیں مگر کامیاب ماں نہیں... جہاں تک میں سمجھتا ہوں تم شادی کے بعد بھی اپنے شوق پورے کرسکتی ہو، جاب بھی کرسکتی ہو۔"

"مائر! تم مجھے صرف اتنا یقین دلادو کہ تم شادی کے بعد بھی مجھے ایسے ہی اہمیت دو گے جیسی اب دیتے ہو، شوہر بننے کے بعد مجھ پر اپنا روایتی تسلط نہیں جماؤ گے اور نہ ہی بے جا پابندیاں لگاؤ گے۔ میں تمہارے گھر والوں کو جانتی ہوں، وہ میری ممی کی طرح عورت کی آزادی کے حامی نہیں ہیں یقیناً وہ چاہیں گے کہ میں ان کے انداز میں ہی زندگی گزاروں۔" سمانہ کی گفتگو سے مائر کو اندازہ ہوگیا کہ وہ عدم تحفظ کا شکار ہے اس کے احساسِ عدم تحفظ پر مائر کا دل پگھل گیا۔

"تم اگر اس حوالے سے پریشان ہو کہ میں روایتی مردوں والا سلوک تمہارے ساتھ کروں گا تو تم یہ خیال اپنے دل سے نکال دو۔ معاشرے میں ہم دونوں یکساں طور پر اپنی جگہ پر اہم ہیں فرق ہے تو دائرہ کار کا۔ میں جانتا ہوں کہ بحیثیت شوہر میری کیا ذمے داری ہے، تم میری طرف سے بے فکر ہوجاؤ!" سمانہ کی تسلی اب بھی نہیں ہوئی تھی تاہم وہ کوئی بات کیے بغیر کھانے میں مصروف ہوگئی۔ کھانے سے فارغ ہوکر سمانہ نے ٹشو پیپر سے اپنے لب صاف کیے۔

"مائر! تمہیں مجھ سے شادی کرنی ہے تو کچھ عرصے انتظار کرنا ہوگا، میں کسی کام کو کرنے کا ارادہ کرلوں تو پھر اپنے ارادے سے پیچھے نہیں ہٹتی ہوں، مجھے شادی کی کوئی جلدی نہیں ہے۔"

"دیکھو سمانہ تم میری طرف سے اگر کسی عدم تحفظ کا شکار ہو تو یہ ڈر اپنے دل سے نکال دو۔ تم اپنے بل بوتے پر کچھ کرنا چاہتی ہو تو یہ کام تم شادی کے بعد بھی کرسکتی ہو مگر اپنی گھریلو ذمے داریوں کو نبھاتے ہوئے، اب تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں۔" مائر نے اسے پھر مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پتا ہے میں اگلے ہفتے ممی کے پاس کراچی جارہی ہوں۔" سمانہ گفتگو کا موضوع بدلتے ہوئے بولی۔

"یہ اچانک تمہارا پروگرام کیسے بن گیا؟"

"بس ایسے ہی بن گیا ہے، تمہیں تو پتا ہے میں جب کہیں جانے کا ارادہ کرلوں تو ایک لمحہ ضائع نہیں کرتی ویسے بھی نانی چاہ رہی تھیں کہ میں کچھ عرصہ ممی کے ساتھ گزاروں، ممی کی بھی خواہش تھی کہ پہلے کی طرح مجھے کچھ وقت ان کے ساتھ گزارنا چاہیے۔ کئی سالوں سے میں ان کے پاس نہیں گئی، وہ ہی مجھ سے ملنے میرے پاس آجاتی ہیں۔ تم تو جانتے ہی ہو وہ کتنی مصروف رہتی ہیں۔"

"ہاں، ان کی مہربانی ہے جو اپنی مصروفیت میں سے تمہارے لیے وقت نکال لیتی ہیں، سال میں دو تین دن تمہارے ساتھ گزار کر سمجھتی ہیں کہ انہوں نے تمہارے حقوق ادا کردیے۔" مائر کے لہجے میں چھپا طنز سمانہ نے صاف محسوس کیا۔

"مائر! تم میری ممی کی کامیابیوں سے جیلس ہورہے ہو، ان کی پرسنالٹی شاندار ہے، وہ عہدِ جدید کی ترقی یافتہ عورتوں کی نمائندہ ہیں۔"

"کیا خیال ہے کسی اچھی جگہ کی آئس کریم کھائی جائے؟" مائر اٹھتے ہوئے بولا۔

"ارادہ برا نہیں!" سمانہ نے پرس اٹھایا اور اس کا ہاتھ تھامے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

☆☆☆

www.urdupalace.com

"کیسی ہو تم؟ لگتا ہے ٹھیک طرح سے کھا نہیں رہی ہو۔" ثمرہ بیگم نے سمانہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا وہ چند منٹ پہلے ہی گھر پہنچی تھی۔ ثمرہ بیگم نے مصروفیت کے باعث ڈرائیور کو اسے لینے بھیجا تھا۔ اب وہ بغور اس کے چہرے کا جائزہ لے رہی تھیں اس کے چہرے پر تھکاوٹ دیکھ کر انہیں شک ہو رہا تھا کہ وہ ڈھنگ سے کھاتی پیتی بھی ہے کہ نہیں۔

"ممی میں بالکل ٹھیک ہوں!"

"تم جا کر نہالو، فریش ہو جاؤ گی باقی باتیں ڈائننگ ٹیبل پر ہوں گی۔" ثمرہ بیگم نے اس کے کندھے دباتے ہوئے کہا۔ اس نے غور سے ایک نظر اپنی حسین ممی کے چہرے پر ڈالی، لائٹ سے میک اپ اور بلیک رنگ کی ساڑی اور ہم رنگ سلیولیس بلاؤز میں ان کی شخصیت کا حسن قابلِ دید تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں نانی کی برسوں پرانی کہی بات آ گئی۔

"غیر ذمے دار ماں اور گمراہ باپ دونوں ہی بچوں کا مستقبل مٹی میں ملا دیں گے۔"

"کیا سوچنے لگیں؟" ثمرہ بیگم کے پوچھنے پر وہ گڑبڑا گئی۔

"کچھ نہیں۔" مختصر جواب دے کر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

☆☆☆

چوبیس سال پہلے سمانہ کی امی، پاپا ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ دونوں کی ذات پات مختلف تھی۔ نانا، نانی کی مخالفت ہونے پر بھی ثمرہ بیگم نے فواد احمد سے لومیرج کی تھی۔ فواد احمد مغربی تہذیب اور ماحول سے متاثر تھے، ان کا سارا خاندان ہی مغربی رنگوں میں رنگا ہوا تھا۔ خاندان سے باہر شادی کر لینے پر ثمرہ بیگم کے والدین کافی عرصہ ان سے ناراض رہے پر سمانہ کی پیدائش کی خبر ملتے ہی ان کے والدین اپنی نواسی کو دیکھنے لاہور سے کراچی پہنچ گئے۔ فواد احمد نے شادی کے چند مہینوں بعد اپنا بزنس کراچی میں شروع کر دیا تھا۔ سمانہ کے سبب ہی ثمرہ بیگم اور ان کے والدین کے درمیان پھر سے محبت اور تعلق کا رشتہ استوار ہوا۔ وہ چند ماہ کی تھی تب اس کی نانی نے اسے اپنے پاس رکھ لیا، وہ اپنے نانا کے گھر میں بڑی ہوئی۔ ممی، پاپا کا گھر اس کے لیے کسی رشتے دار کے گھر کی طرح رہا تھا جہاں وہ چھٹیوں میں وقت گزارا کرتی تھی۔ نانا خاصے مذہبی شخص تھے نانی ہمہ وقت بڑا سا دوپٹا اوڑھے رکھتی تھیں چھٹیوں میں جب بھی سمانہ گھر آتی اسے اپنے ماں باپ اور بھائیوں کا رہن سہن ان کے طور طریقے سب کچھ مختلف اور پرائے سے لگتے جب تک وہ چھوٹی تھی ممی، پاپا کا تجزیہ اپنے نانا، نانی سے کرتی تھی۔ ممی سوشل ورک اور اپنی این جی او میں اتنی مصروف ہوتیں کہ انہیں گھر اور بچوں سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ ان کی صبح گیارہ بجے کے بعد ہوتی تھی۔ بچوں اور پاپا کے ناشتے کی تیاری سے لے کر گھر کے تمام کاموں کی ذمے داری ملازموں کے سپرد تھی۔ دوسری طرف نانی کا گھر تھا، وہ صبح فجر کے وقت بیدار ہونے کے بعد عبادت میں مشغول رہتیں، سمانہ کو اسکول بھیجنے سے پہلے وہ خود ناشتا بنا کر اسے کھلاتیں جیسے، جیسے وہ بڑی ہوتی گئی ممی سے دور رہنے کے باوجود اس کے دل میں ان کے لیے محبت بڑھتی گئی اسے ہر دم اپنی بجی سنوری رہنے والی ممی بہت اچھی لگتی تھیں۔ سمانہ ایم بی اے کے فائنل ائیر میں تھی۔ تب ہی نانی نے اپنی بہن کے پوتے مائر سے اس کا رشتہ طے کر دیا تھا۔ مائر مشرقی اقدار اور روایات کو پسند کرتا تھا اس کے خیالات کو پرکھتے ہوئے سمانہ کو یوں لگ رہا تھا کہ اس کی اور مائر کی ذہنی ہم آہنگی نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆

ثمرہ بیگم بیڈ پر لیٹی چھت کو گھورنے میں مصروف تھیں، ان کے ماتھے پر پڑنے والے گہرے بل ان کے سوچ میں ڈوبے ہونے کا پتا دے رہے تھے، فواد احمد نے فائل اٹھا کر ایک طرف رکھی پھر ان کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔

"کیا بات ہے اس وقت کیا سوچ رہی ہو؟"

www.urdupalace.com

"ثمانہ کے بارے میں سوچ رہی ہوں، مجھے لگتا ہے کہ وہ مائز سے منگنی کر کے خوش نہیں ہے اوپر سے امی شادی میں جلد بازی دکھا رہی ہیں، انہیں ثمانہ کو ابھی کچھ وقت دینا چاہیے۔ وہ اور مائز ایک دوسرے کو سمجھ لیں۔"

"ثمانہ نے کیا تم سے کہا ہے کہ وہ مائز سے شادی نہیں کرنا چاہتی؟" فواد احمد بیوی کو بغور دیکھتے ہوئے بولے۔

"بظاہر تو اس نے مجھ سے کھل کر نہیں کہا مگر مجھے اس کی باتوں سے لگا کہ وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی پھر آپ تو جانتے ہیں کہ مائز کا تعلق کس طرح کے دقیانوسی ماحول سے ہے۔"

"یہ بات تو پہلے سوچنے کی تھی پھر بھی ثمانہ کو اختیار ہے کہ اگر وہ اس رشتے کو ختم کرنا چاہے تو میں اس کا ساتھ دوں گا، مجھے تو مائز ویسے بھی کچھ خاص نہیں لگا۔ تمہاری امی نے جلد بازی میں تمام معاملات خود ہی طے کر لیے۔" فواد احمد کے لہجے میں ناگواری آ گئی۔

"ڈونٹ وری! اب بھی کچھ نہیں بگڑا میں اولاد کی پسند کو ترجیح دینے والوں میں سے ہوں، آپ آرام کریں، میں لائٹ آف کرتی ہوں۔" فواد احمد فوراً ہی کروٹ بدل کر سونے لیٹ گئے مگر ثمرہ بیگم بدستور ذہنی کشمکش کا شکار تھیں، تنگ آ کر انہوں نے سائڈ ٹیبل پر پڑی شیشی سے نیند کی گولیاں نکال کر کھائیں اور سو گئیں۔

اگلے دن وہ مسز ملک کے ڈنر میں مدعو تھیں۔

"شائق! یہ ہے ہماری ثمانہ۔" ثمرہ بیگم نے مسز ملک کے بیٹے سے اس کا تعارف کرایا، شائق نے نظریں اٹھا کر ثمرہ بیگم کو دیکھا ان کی آنکھوں میں احساسِ تفاخر لہریں لے رہا تھا پھر اس نے ثمانہ کو دیکھا تو مبہوت ہو کر رہ گیا۔ ثمانہ سے وہ چار پانچ سال پہلے ملا تھا۔ شائق کو وہ پہلے سے زیادہ پُرکشش لگی۔

"ہیلو ثمانہ!" شائق نے خود کو سنبھالتے ہوئے نہایت شائستگی سے کہا۔ "تمہیں اتنے سال بعد دیکھ رہا ہوں تم تو کافی اٹریکٹو ہو گئی ہو۔"

"تھینکس۔" وہ شرمیلے لہجے میں بولی تھی۔

وہ دونوں باتیں کرنے لگے تھے اور ثمرہ بیگم دوسری طرف کھڑی خواتین سے باتوں میں مصروف ہو گئی تھیں۔

وہ بچپن سے لے کر اب تک جب بھی چھٹیاں گزارنے آتی ایک دفعہ ضرور اس کا مسز ملک کے ہاں جانا ہوتا تھا چار سال قبل شائق انگلینڈ چلا گیا تھا۔ وہ شائق کے ساتھ بیٹھی گزرے دنوں کی یاد تازہ کر رہی تھی۔

"میں تو سمجھی تھی کہ تم نے انگلینڈ میں شادی کر لی ہو گی۔ مگر تم بتا رہے ہو کہ تم نے ابھی تک شادی نہیں کی۔"

"کیا کروں، مجھے فرصت ہی نہیں ملی ورنہ ضرور کر لیتا۔" وہ بات کہہ کر ہنسا تھا۔

"یہ فرصت کا لفظ تم نے اچھا استعمال کیا۔" جواباً ثمانہ بولی۔

"اچھا، تمہیں اپنے خوابوں کا کوئی شہزادہ ملا؟" ثمانہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"میں نے سنا تھا تمہاری انگیجمنٹ ہو گئی ہے؟"

"ہاں...... مگر میرا منگیتر میرے خوابوں کا شہزادہ نہیں!" وہ کچھ سوچ کر بولی تو شائق کو فوراً ہی ایک نامعلوم کشیدگی کا احساس ہوا جو اس کے سوال کے فوراً بعد کمرے کی فضا میں پھیلی تھی۔ اس کی بات پر اس کی ماما نے بھی مڑ کر دیکھا تھا۔

"میں یہاں ایک ایڈورٹائزنگ ایجنسی سے وابستہ ہو گیا ہوں، تم میرے ساتھ کام کرنا چاہو گی؟" شائق نے ثمانہ کے موڈ کو دیکھتے ہوئے گفتگو کا موضوع بدل دیا۔

"کس قسم کا کام؟"

"تم چاہو تو کمرشل میں ماڈلنگ کر سکتی ہو، اس میں پیسہ بھی ہے اور شہرت بھی۔"

"پیسہ میرا مسئلہ نہیں، بہر حال میں کچھ کام کر کے نام تو ضرور کمانا چاہتی ہوں۔ ویسے مجھے نہیں لگتا کہ میرے گھر والے مجھے ماڈل بننے کی اجازت دیں گے۔"

"گھر والوں سے تمہاری کیا مراد ہے؟ ثمرہ آنٹی اور انکل کو تو میں اچھی طرح جانتا ہوں انہیں کوئی

www.urdupalace.com

اعتراض نہیں ہوگا، ہاں تمہارے منگیتر اور باقی رشتے داروں کے متعلق میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ مجھے تمہارا چہرہ فوٹو جینک لگا تھا اس لیے میں نے فوراً آفر کر دی، مستقبل میں تم اس فیلڈ میں کافی نام کما سکتی ہو میرا تو کام ہی ایسا ہے کہ مجھے تمہارے جیسے خوب صورت چہروں کی تلاش رہتی ہے۔''

''ٹھیک ہے، میں جلد ہی تمہیں اپنے فیصلے سے آگاہ کر دوں گی، کیا کسی اور ملک میں جانے کا ارادہ ہے؟''

''نہیں، فی الحال تو مجھے یہیں پر چند سال گزارنے ہیں، چلو باقی لوگوں سے ملتے ہیں۔'' شائق کے کہنے پر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

ڈنر شروع ہو گیا تھا۔ اب ممی اسے اپنے جاننے والوں سے ملانے لگی تھیں وہ بیزاری سے مل رہی تھی، اسے اس طرح کی تقریبات سے الجھن ہوتی تھی۔ رات گئے جب وہ ممی کے ساتھ گھر روانہ ہوئی تو اس نے انہیں شائق کی آفر کے متعلق بتا دیا۔

''تم خود سمجھدار ہو، اپنے فیوچر کے متعلق فیصلہ کر سکتی ہو مگر میں تمہیں صرف اتنا کہوں گی کہ تم اچھی طرح سوچ لو، تمہاری نانی سخت اعتراض کریں گی، وہ تو یہی کہیں گی کہ شاید میرے کہنے پر تم ایسا کر رہی ہو اور ماڑ کو بھی تمہیں بتانا ہوگا آخر کو وہ تمہارا ہونے والا شوہر ہے۔''

''ممی ابھی آپ کو کسی سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، وقت آنے پر لوگوں کو خود پتا چل جائے گا۔'' ثمرہ بیگم سر ہلا کر رہ گئیں کچھ دیر کار میں خاموشی رہی اس سکوت کو ثمرہ بیگم نے ہی توڑا۔

''مسز ملک کہہ رہی تھیں کہ ان کی بڑی خواہش تھی کہ تم ان کی بہو بنتیں مگر شائق نے اس معاملے میں کبھی انہیں اپنی پسند سے آگاہ ہی نہیں کیا، اس لیے وہ خاموش رہیں خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا شائق نے اس قسم کی خواہش کا اظہار کیا ہے تو میرے خیال میں تمہیں ماڑ سے فوراً اپنا تعلق ختم کر دینا چاہیے۔'' وہ نہایت بے نیازی سے کہہ رہی تھیں جیسے کسی عام سے کام کے لیے کہا ہو۔

''آپ کو پتا ہے اس طرح کے فیصلے سے نانی کو دکھ ہوگا۔''

''سوئٹی! تم فکر مت کرو، انہیں تو میری شادی پر بھی اعتراض ہوا تھا۔ تم دیکھو میں اور تمہارے پاپا آئیڈیل زندگی گزار رہے ہیں۔'' ممی کی بات سن کر سمانہ کا بے چین ذہن خاصا پُرسکون ہو گیا اس نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگالی اور اے سی کی ٹھنڈک اپنے اندر اتارنے لگی۔

☆☆☆

''ہیلو سمانہ! کیسی ہو؟'' سمانہ نے موبائل کان سے لگایا دوسری طرف ماڑ نے گنگناتے ہوئے اس کی خیریت دریافت کی۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں، تم اپنی سناؤ کیسے دن گزر رہے ہیں؟''

''بندے کا ہر دن تمہاری یاد میں گزر رہا ہے۔ دو دن سے تم سے بات نہیں ہوئی تھی، میں نے سوچا تمہیں فون کر لوں لگتا ہے کہ تمہیں میری کوئی بات بری لگ گئی ہے، آئی ایم رئیلی ویری سوری!''

''شکر ہے تمہیں اپنے رویے کی تلخی کا احساس جلد ہو جاتا ہے۔ بعض معاملات میں تم جب اپنی قدامت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہو تو مجھے غصہ آ جاتا ہے۔''

''اچھا چھوڑو! یہ بتاؤ تم کب آ رہی ہو؟''

''ابھی تو فی الحال میرا کوئی ارادہ نہیں۔''

''واٹ؟ تو کیا اتنی ساری چھٹیاں تم وہاں گزارو گی۔ میرا خیال ہے تمہیں فوراً وہاں سے روانہ ہو جانا چاہیے ایک ہفتے میں تمہارے خیالات میں اتنی تبدیلی آ گئی ہے مزید کچھ دن وہیں گزارے تو کہیں مجھ سے شادی سے انکار نہ کر دو اس لیے میرا مشورہ مانو اور فوراً روانہ ہو جاؤ۔''

''تم اچھا مذاق کر لیتے ہو مگر میں تمہیں بتا دوں اس دفعہ میں بقر عید یہیں پر کروں گی۔'' سمانہ اسے اپنے فیصلے سے آگاہ کرتے ہوئے بولی۔

''اس کا مطلب یہ ہوا مجھے اپنے پیرنٹس کو لے کر

www.urdupalace.com

کراچی آنا ہوگا تاریخ رکھنے کے لیے کیونکہ میری ممی عید کے فوراً بعد ہی شادی کا کہہ رہی ہیں۔'' مائر کے لہجے کی شوخی مزید بڑھ گئی۔

''مائر! میں اس بارے میں تمہیں بعد میں بتاؤں گی۔ابھی میں فیصلہ نہیں کرسکی ہوں کہ اتنی جلدی شادی کروں گی کہ نہیں۔'' سمانہ کے لہجے میں تلخی آ گئی۔

''سمانہ! تمہیں جو کچھ کرنا ہے شادی کے بعد کرسکتی ہو، میں نے کہا ناں میں تمہارے خوابوں کی تکمیل میں رکاوٹ نہیں بنوں گا، آئی پرامس یو!''

''فرض کرو میں شوبز سے وابستہ ہونا چاہوں تو تم میرا ساتھ دوگے؟'' دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔ سمانہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔''میں نے تو محض ایک بات کہی تھی مگر تمہاری خاموشی دیکھ کر یوں لگ رہا ہے تمہیں خاصا گہرا شاک پہنچا ہے۔''

''سمانہ پلیز آئندہ ایسا مذاق مت کرنا، میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور تمہیں کسی صورت کھونا نہیں چاہتا، میرے گھر والے تمہاری اس قسم کی فیلڈ سے وابستگی پر اعتراض کریں گے...... نتیجے میں ہمارا تعلق ٹوٹ سکتا ہے۔''

''اوکے، مجھے ممی سے ضروری بات کرنی ہے تم سے بعد میں بات ہوگی۔''

''خدا حافظ!'' دوسری طرف سے مائر کی آواز ابھری۔ موبائل آف کر کے سمانہ نے بیڈ پر پھینکا اور اپنے کمرے سے نکل کر لاؤنج میں ٹہلنے لگی۔ ممی اپنے کمرے میں سونے جا چکی تھیں وہ انہیں اپنے کل کے پروگرام کے بارے میں بتانا چاہ رہی تھی اس نے وال کلاک پر نظر ڈالی رات کے ساڑھے بارہ بجے رہے تھے۔ اس وقت اسے پاپا کے موبائل کی رنگ ٹیون سنائی دی پاپا اپنا موبائل ڈائننگ ٹیبل پر بھول گئے تھے سمانہ نے موبائل آن کرلیا۔

''ہیلو! میں زوبیہ بول رہی ہوں، میں ہوٹل میں آپ کا انتظار کرتی رہی آپ دس منٹ کا کہہ کر گئے تھے ایک گھنٹے سے اوپر ہوگیا تو میں وہاں سے نکل گئی

میری بات سن لیں، کل آپ کو میرے ساتھ شاپنگ اور ڈنر پر چلنا ہوگا اور آپ چپ کیوں ہیں؟'' سمانہ نے جھٹ موبائل آف کر دیا اس کے بعد بھی دوبارہ بیل بجی مگر اس نے نہیں اٹھایا۔

''پاپا نے اس عمر میں بھی پہلے کی طرح خواتین سے دوستی کر رکھی ہے۔'' یہ سوچتے ہوئے غصے کی ایک لہر اس کے دماغ میں ابھری، اسے نانی کی پاپا کے متعلق کہی ہوئی باتیں یاد آرہی تھیں۔ ''نہیں، پپا اس عمر میں ایسی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہوسکتے جوان بیٹی کے باپ ہوتے ہوئے وہ ایسی حرکتیں نہیں کرسکتے۔'' سمانہ کے ذہن نے فوراً رد کر دیا یہ کہہ کر اس نے اپنے دل کو تسلی دے ڈالی کہ ہوسکتا ہے کہ رانگ نمبر کال ہو۔ صبح وہ گیارہ بجے ہی شائق کے آفس پہنچ گئی۔ پورا دن اس کا مصروف گزرا۔ اسکرین ٹیسٹ اور فوٹو سیشن میں اسے دن گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا ائرات نو بجے وہ فارغ ہوئی تو شائق بھی اس کے ساتھ نکلا۔

''سمانہ اگر تم پسند کرو تو ہم دونوں سی ویو چلیں۔''

''ہاں، کیوں نہیں۔'' سمانہ کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی دن بھر کام میں مصروف رہنے کے بعد اس کا دل چاہ رہا تھا کہ کسی ایسی جگہ کچھ وقت گزارے کہ دن بھر کی تھکان دور ہوجائے۔ شائق کے ساتھ سمندر کے کنارے ٹہلتے ہوئے اور پھر ڈنر کرنے کے بعد وہ ایک دم فریش ہوگئی۔ شائق اسے اپنے فیوچر کے پلان کے متعلق بتارہا تھا، وہ بڑی دلچسپی سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔ اس کے آزادیِ نسواں کے بارے میں خیالات جان کر سمانہ کو عجیب سرشاری محسوس ہو رہی تھی وہ مائرا اور شائق کے خیالات کا موازنہ کر رہی تھی۔

☆☆☆

دل میں پھیلی اداسی کے سبب مائر وقت سے پہلے شام کو آفس سے گھر آ گیا۔ گھر میں پھیلی خاموشی نے اس کی اداسی کو کچھ اور گہرا کردیا۔ چھوٹا بھائی دائم اپنی پڑھائی میں مصروف تھا، ممی اور آپی شاپنگ کرنے گئی تھیں۔ موسم گرما زوال پر تھا مگر شام کا وقت ہونے کے

www.urdupalace.com

باوجود جس تھا مائر لان میں بیٹھ گیا اس دوران ادھیڑ عمر ملازمہ چائے کی ٹرالی لے کر آ گئی۔

''صاحب! چائے پی لیں'' مائر اسے خالی، خالی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اس کی بات کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ دماغ غیر حاضر تھا آج اس کو اپنے دوست کی زبانی اطلاع ملی تھی کہ سمانہ ماڈلنگ کر رہی ہے اس نے وہ میگزین بھی دکھایا تھا جس میں سمانہ کی تصویریں چھپی تھیں، اپنے دوست شہریار کی زبانی ہی اسے پتا چلا تھا کہ اس کا کمرشل بھی چل رہا ہے۔ سمانہ نے اس بارے میں اسے بتانے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔ یہ سوچ کر اسے گہرا دکھ پہنچا تھا اسی وجہ سے وہ جلدی گھر آ گیا تھا مگر دماغ بدستور الجھا ہوا تھا۔ اس نے چائے کا کپ ہاتھ میں لیا اور چھوٹے، چھوٹے گھونٹ بھرنے لگا۔ چائے پینے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ کر لیٹ گیا۔ اسے سمانہ سے اس معاملے پر بات کرنا تھی اس نے لیٹے، لیٹے فیصلہ کر لیا کہ وہ کل کی ہی فلائٹ سے کراچی روانہ ہو جائے گا۔

☆☆☆

''یوں اچانک تمہارا کراچی کیسے آنا ہوا؟'' ثمرہ بیگم، مائر سے گفتگو میں مصروف تھیں۔

''بس اچانک پروگرام بن گیا، لگتا ہے آپ کو میرا یوں آنا اچھا نہیں لگا؟''

''ایسی تو کوئی بات نہیں، میں نے سمانہ کو فون کر دیا ہے، وہ آتی ہی ہوگی۔ اصل میں وہ ایک ایڈورٹائزنگ ایجنسی سے وابستہ ہو گئی ہے۔''

'' آپ صاف کیوں نہیں کہتیں کہ وہ ماڈلنگ کر رہی ہے۔'' مائر کا لہجہ درشت تھا۔

ہاں تو کیا ہوا، دنیا بہت بدل گئی ہے، تم اپنے دقیانوسی خیالات چھوڑو ورنہ مشکل ہے تمہارا سمانہ سے نبھا ہو سکے۔'' انہیں مائر کے بات کرنے کا انداز ناگوار لگا تھا۔

''سمانہ کو ماڈلنگ کرنا تھی تو میری اجازت سے کرتی اس طرح چوری چھپے کرنے کی کیا ضرورت تھی،

دلنشیں زیور

حجاب وہ زیور ہے جو عورت کو پُروقار بناتا ہے۔ اس کی خوب صورتی و دل کشی اور عزت و تمکنت بڑھاتا ہے۔ اور کیوں نہ بڑھائے جسے دینِ اسلام نے عورت کے لیے لازم قرار دیا ہو، جسے اپنانے کا حکم ہوا ہو تو اسے اپنا کر عورت کی شان، مان اور انفرادیت میں اضافہ ہونا تو واجب ٹھہرا۔ قرآن کریم میں واضح حکم موجود ہے۔ ''اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہلِ ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلّو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں اور اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔'' تو فرمانِ ربّی کی پیروی کرنے والی خواتین، دوسروں سے ممیز نہ ہوں؟ ان کی شخصیت اور روپ باقیوں سے جدا نہ ہوں، وہ الگ سے پہچانی نہ جائیں؟ قابلِ فخر اور قابلِ قدر نہ ہوں یہ ممکن ہی نہیں۔ سو ہر باحجاب خاتون کو اپنے اس عمل پر فخر ہونا چاہیے۔ حیا، شرم، نگاہ میں بھی ہو اور عمل سے بھی ظاہر ہو تو بھلا ممکن ہے کہ کسی کو پہلی نگاہ ڈالنے کی جرأت ہو جائے؟ حجاب بظاہر ڈیڑھ دو گز کا ایک کپڑا سہی مگر ایک عورت کے لیے کس قدر بڑا احساسِ تحفظ ہے۔ اس کا اندازہ کوئی باحجاب عورت ہی لگا سکتی ہے۔ وہ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ دنیا میں بہت سی کتابیں ہیں لیکن غلاف صرف قرآن کریم ہی پر چڑھایا جاتا ہے۔ بہت سی عمارات ہیں ڈھانپا صرف خانۂ کعبہ کو ہی جاتا ہے۔ متعدد مذاہب کی ماننے والی خواتین موجود ہیں لیکن پردے کا حکم صرف مسلمان خواتین ہی کے لیے ہے تو اپنے اس امتیاز اور انفرادیت پر ہمیشہ فخر کریں، اسے بوجھ نہیں اعزاز سمجھیں۔

مرسلہ: دُرِ نایاب، کراچی

www.urdupalace.com

کیا مجھے پتا نہیں لگتا۔"

"سمانہ ابھی صرف تمہاری منگیتر ہے بیوی نہیں جو تم ابھی سے اس پر پابندیاں لگا رہے ہو، میری بیٹی کے بھی کچھ خواب ہیں جو وہ شادی سے پہلے پورے کرنا چاہتی ہے، اس سلسلے میں اسے صرف میری اجازت درکار ہے نہ کہ تمہاری۔"

"ہائے مائر! تم یوں اچانک چلے آئے۔" ثمرہ بیگم مزید کچھ کہتیں کہ سمانہ آ گئی۔

"تم سے ضروری بات کرنا تھی اس لیے آنا پڑا۔" مائر اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا بلیو جینز پر فنڈ ٹاپ پہنے اس کی آنکھوں میں ایسی اجنبیت تھی کہ وہ کہیں سے پہلے والی سمانہ نہیں لگ رہی تھی۔

"سوئٹ ہارٹ! تم مائر کو کمپنی دو۔ مجھے ضروری میٹنگ میں جانا ہے۔" ثمرہ بیگم ایک ادا سے کہتی ہوئی چلی گئیں۔ ڈرائنگ روم میں مائر اور سمانہ تھے۔ سمانہ اپنا پرس سینٹر ٹیبل پر رکھ کر صوفے پر دھم سے بیٹھ گئی۔ اور سر صوفے کی پشت سے لگا کر گویا اپنی تھکاوٹ دور کرنے لگی۔ اس دوران مائر بولنے کے لیے الفاظ تلاش کر رہا تھا۔ گہرے سکوت کے بعد وہ سمانہ پر ایک دم برس پڑا۔

"تمہیں ماڈلنگ چھوڑنا ہوگی۔ بس میں جلد سے جلد تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں، تمہاری مصروفیات مزید بڑھ گئیں تو تم تو مجھے گھاس نہیں ڈالو گی۔" سمانہ ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اس کی آنکھوں میں شدید ناپسندیدگی ابھر آئی۔

"فی الحال میں شادی کا جھنجٹ افورڈ نہیں کر سکتی، مجھے بہت آگے جانا ہے اور میری کامیاب زندگی کی مصروفیات اس چیز کی اجازت نہیں دیتیں کہ میں اپنے کیریئر کو شادی کر کے ختم کر دوں۔" وہ تلخی سے بولی۔

"بند کرو اپنی یہ بکواس! تم کیا ہو اور تمہاری کامیاب زندگی کی مصروفیات کیا ہیں، یہ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں ابھی تو تم اس گلیمر کی رنگینیوں میں کھوئی ہوئی ہو بہت جلد تمہیں اس کے ناپائیدار ہونے کا اندازہ ہو جائے گا۔"

"تم جلتے ہو میری کامیابیوں سے!" مارے غصے کے سمانہ کا چہرہ عجیب سا ہو گیا۔ "میری ترقی سے جل رہے ہو تم، یہ سب تم سے برداشت نہیں ہو پا رہا۔ تم جانتے ہو میں کوئی معمولی لڑکی نہیں ہوں کہ تم سے شادی کر کے محض تمہاری غلامی کروں اور اپنا کیریئر تباہ کر دوں۔" مائر کو اس کی بات پر شدید غصہ آ گیا۔

"میں تم سے جلوں گا؟ واہ بڑی خوش فہمی ہے تمہیں، تم یہ مت سمجھنا میرے لیے لڑکیوں کی کمی ہے جو تمہارے لیے مر رہا ہوں۔"

"یہ مائر، تم نہیں کہہ رہے بلکہ تمہارے اندر کا احساسِ کمتری بول رہا ہے، میں کامیاب اور مشہور ہو گئی ہوں تم سے یہ برداشت نہیں ہو رہا۔"

"سمانہ! میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا، یہ بتاؤ تمہیں مجھ سے جڑا رشتہ آگے نبھانا ہے یا نہیں؟" مائر نے دوٹوک لہجے میں پوچھا۔

"فی الحال تو مجھے ابھی شادی نہیں کرنی اور تین سال تک میرا شادی کا کوئی ارادہ بھی نہیں، تم اس معاملے میں جلد بازی چاہتے ہو تو میری طرف سے انکار سمجھو۔"

"ٹھیک ہے تم ابھی مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتیں تو تمہاری مرضی... مجھ سے زیادہ تمہاری نانی کی خواہش تھی کہ اس معاملے کو جلد از جلد نمٹایا جائے مگر یہاں تو تمہارے ارادے ہی بدل گئے ہیں، سو ہمارے بیچ اب کچھ نہیں بچا۔"

مائر ایک دم جانے لگا۔ سمانہ کو امید تھی کہ شاید وہ رک جائے مگر اس نے جانے میں ایک لمحہ نہیں لگایا مائر کے جاتے ہی اس کا ذہن الجھن کا شکار ہو گیا یہ سوچ کر کہ اس نے صحیح فیصلہ کیا ہے یا نہیں۔ سمانہ سونے سے پہلے فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ مائر سے بات کر کے اسے منا لے گی۔ اگلی صبح جب وہ اٹھی تو ذہن ہلکا ہو چکا تھا نہا کر فریش ہوتے ہی اس نے ناشتا کیا پھر خاصی دیر

www.urdupalace.com

تک ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر اپنا میک اپ درست کرتی رہی۔ کار میں بیٹھ کر وہ اس ہوٹل کی طرف روانہ ہوگئی جہاں مائر کا قیام تھا مائر اسے ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں مل گیا۔ رات سمانہ نے اسے فون کیا تھا تو مائر کے دل میں ایک موہوم سی امید تھی کہ شاید وہ اپنے گزشتہ رویے کی معافی مانگنا چاہتی ہے۔

''کہو کیا کہنا چاہتی ہو؟'' مائر نے پلیٹ ایک طرف رکھی اور اسے گھور کر دیکھنے لگا۔

''مائر تم فضول میں ایک معمولی بات کو ایشو بنا رہے ہو، میں انگیجمنٹ ختم نہیں کرنا چاہتی بہتر ہے کہ تم میرے خیالات کے ساتھ کمپرومائز کرلو۔ ابھی تمہیں میری شخصیت کے سحر کا اندازہ نہیں مگر فیوچر میں جب تم میرے حوالے سے پہچانے جاؤ گے تو خود پر فخر محسوس کرو گے۔'' سمانہ پُرغرور لہجے میں بولی۔

''مگر مجھے ایسا فخر نہیں چاہیے مانہ، تم بات کو سمجھو' میں عورت کے کام کرنے کو بہترین سمجھتا ہوں مگر تم اپنے شوق کی تسکین کے لیے حد سے زیادہ آگے بڑھ رہی ہو۔ تمہاری خودسری تمہیں لے ڈوبے گی۔'' سمانہ کی بھویں تن گئیں۔

''میں یہاں تمہیں منانے آئی یہی میری غلطی تھی، تم اکیسویں صدی کے مرد ہو ہی نہیں، تم اپنی فرسودہ سوچ سے آگے نہیں بڑھ سکتے، ممی صحیح کہتی ہیں تم خاک ہو میرے آگے، تم نے مجھ کو کیا سمجھ رکھا ہے تم سے ہزار گنا بہتر دسیوں مرد میرے ادنیٰ اشارے کے منتظر ہیں، یقین نہیں تو چلو میرے ساتھ' لائن لگی رہتی ہے میرے اردگرد۔''

''شٹ اپ! بہت ہوگیا' تم یہاں سے جاسکتی ہو۔ تم ایک خود پسند لڑکی ہو۔ مجھ سے اس طرح کی باتیں کر کے تم یہی ثابت کرنا چاہتی ہو کہ کئی مرد تمہارے قدردان ہیں، تمہارے لیے رشتوں کی کوئی کمی نہیں تو یہ تمہاری احمقانہ سوچ کا اثر ہے' بیوقوف ہو تم!''

''اوکے، میں جارہی ہوں اس وقت تم سے کوئی بات کرنا بیکار ہے۔'' سمانہ یہ کہتے ہوئے تیزی سے ہوٹل سے نکلی اور اپنی کار میں ایڈورٹائزنگ ایجنسی کی طرف روانہ ہوگئی۔ کار ڈرائیو کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے خود کو نارمل کرتے ہوئے وہ شائق کے کمرے میں پہنچی۔

''کیا بات ہے آج تمہارا چہرہ فریش نہیں لگ رہا، لگتا ہے رات میں ٹھیک طرح سے سوئی نہیں ہے؟''

''ہاں یہی بات ہے، مائر آیا ہے سخت خفا ہو رہا تھا' وہ جلد ہی شادی کرنا چاہتا ہے ابھی تو میرے کیریئر کی ابتدا ہے میں کیسے شادی کرلوں۔ ویسے بھی وہ چاہتا ہے کہ میں اس فیلڈ کے بجائے کوئی اور کام کروں' مجھے اس کے بیک ورڈ خیالات سے الجھن ہورہی ہے۔''

''ٹینشن کیوں لے رہی ہو' تمہارا خوب صورت چہرہ مرجھا کر رہ جائے گا، مائر بہت ناقدر شناس شخص ہے جو تمہارے......''

''سوری شائق!'' سمانہ نے اس کی بات کاٹ دی۔ ''یہ خالصتاً میرا اور مائر کا مسئلہ ہے' مجھے تم سے ڈسکس نہیں کرنا چاہیے تھا۔''

''تم مجھ سے اپنی ہر پرابلم شیئر کرسکتی ہو، میں تمہارا دوست ہوں' میں نے فیوچر کے متعلق بہت سے خواب دیکھ رکھے ہیں میرے خواب تمہارے بغیر ادھورے ہیں۔ سمانہ، تم میرے لیے کتنی اہم ہوگئی ہو... یہ میں وقت آنے پر بتاؤں گا جاؤ تم تیار ہو جاؤ کام شروع کرتے ہیں۔'' سمانہ کام میں ایسا مصروف ہوئی کہ مائر کا خیال وقتی طور پر اس کے ذہن سے نکل گیا ویسے بھی وہ مائر کو اپنی زندگی سے نکالنے کے لیے ذہن کو آمادہ کررہی تھی۔ رات کو وہ اپنے کام سے فارغ ہوئی تو شائق اس کا منتظر تھا۔

''چلو سمانہ' میں تمہیں ڈراپ کردوں۔'' شائق نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

''نہیں، میں خود ڈرائیو کر کے آئی ہوں۔''

''چلو پھر ساتھ ہی نکلتے ہیں۔ ڈنر کر کے تم اپنے گھر چلی جانا۔ اصل میں دن بھر اتنا مصروف

www.urdupalace.com

رہتا ہوں کہ اکثر لنچ نہیں کرتا مگر اب شدید بھوک لگ رہی ہے۔"

"ہاں، کیوں نہیں"، سمانہ خواہش کے باوجود انکار نہ کر سکی اور دونوں اپنی، اپنی گاڑیوں میں اپنے پسندیدہ ریسٹورنٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس کا ذہن شائق کے بارے میں سوچ رہا تھا، سمانہ کو وہ خاصا معقول لگتا تھا مگر آفس میں وقت گزارنے پر اسے شائق کے ساتھ کام کرنے والوں کی زبانی معلوم ہوا تھا لڑکیوں کے حوالے سے اس کی شہرت اچھی نہیں تھی تاہم سمانہ کا معاملہ مختلف تھا۔ اس کے ساتھ شائق کا رویہ انتہائی مہذب تھا۔ ریسٹورنٹ میں قدم رکھتے ہی سمانہ کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے اندر کا ماحول بہت پُرسکون اور خواب ناک سا تھا۔

"کیسا گزرا آج کا دن، اپنے کام کو انجوائے کیا تم نے؟" کھانے کے دوران شائق نے پوچھا۔

"ہاں مگر مجھے لگتا ہے کہ میں یہ کام مزید جاری نہیں رکھ سکوں گی۔"

"ارے کیوں، ایسا بالکل نہیں ہوگا، تم مزید کمرشل کرو گی' تمہارا چہرہ اور انداز ایسا ہے کہ تم اس فیلڈ میں آگے تک جاؤ گی۔" شائق کے لہجے کی سختی کو دیکھتے ہوئے سمانہ نے اس سے الجھنا نہیں چاہا۔ وہ کھانا کھاتے ہوئے ڈائننگ ہال میں بیٹھے لوگوں کو دیکھنے لگی اچانک اس کی نظریں ہال کے کونے میں بیٹھے ہوئے شخص پر پڑیں، ایک لمحے کو اسے یقین نہیں آیا کہ اس کے پاپا ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ اس خواب ناک ماحول میں باتوں میں مصروف ہیں، شائق نے بھی انہیں دیکھ لیا تھا۔ ایک معنی خیز مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیل گئی۔ فواد احمد نے بھی ان کی موجودگی کو محسوس کر لیا تھا مگر وہ انجان بن گئے تھے۔

"کیا سوچنے لگیں؟ سب کو اپنی زندگی کو انجوائے کرنے کا حق ہے، تم آرام سے کھانا کھاؤ!" شائق کے کہنے پر اس نے منہ دوسری طرف کر لیا مگر کھانا اسے اب بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ کھانا کھاتے ہی وہ لوگ جانے کے لیے اٹھ گئے۔ گھر پہنچ کر وہ کافی دیر باہر لان ہی میں ٹہلتی رہی تھی، ممی بھی اسے اپنے کمرے سے دیکھ کر باہر ہی آ گئیں۔

"کیسا گزرا بیٹی آج کا دن؟ تمہیں دیکھ کر تو یوں لگ رہا ہے کہ کچھ اپ سیٹ ہو۔"

"اچھا گزرا...... پر مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے"۔ وہ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگیں۔ اور اس نے ممی کو آج ہوٹل میں پیش آنے والا واقعہ اور چند روز پہلے آنے والی کال کے متعلق بھی بتا دیا۔

"ممی، پاپا کی اس عمر میں ایسی حرکتیں میری سمجھ سے باہر ہیں، آپ اسے میری دقیانوسی ذہنیت سمجھیں یا کچھ اور مگر میرا ذہن یہ سب قبول نہیں کر رہا۔"

"سمانہ! ریلیکس ہو جاؤ۔" ممی کی بھرّائی ہوئی آواز ابھری۔ "میں تو سمجھی تھی تم اپنے کسی مسئلے کے لیے پریشان ہو مگر یہ تو تمہارے پاپا کے بارے میں ہے، چلو اچھا مذاق ہے۔"

"تو آپ یہ سب کچھ پہلے سے جانتی ہیں؟"

"میں نے ان باتوں کے بارے میں کبھی جاننا ضروری نہیں سمجھا، یہ دیکھو کہ وہ تمہارے پاپا ہیں اور ایک باحیثیت آدمی ہیں۔" سمانہ کچھ نہیں بولی وہ تو ممی کے چہرے کو بغور دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں اپنے پاپا اور میرے پرسنل معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے' میں نے چوبیس برس تمہارے پاپا کی ان عادتوں کو جانتے بوجھتے ہوئے پُرسکون انداز میں گزارے ہیں، میں اس سکون اور خوشی کو برباد کرنے والی کسی بات میں بھی دخل اندازی نہیں کرتی۔ مجھے اپنے شوہر پر اعتماد ہے۔ وہ بھلے سے کتنے بھی افیئر چلاتے رہیں بحیثیت بیوی میری پوزیشن مضبوط ہے۔ بیٹی زندگی سیدھی اور سپاٹ نہیں ہوتی۔ یہ بہت پیچیدہ ہوتی ہے اگر میں بھی تمہاری طرح جذباتی ہوتی تو اس گھر کا سکون اور وقار کب کا مٹی میں مل چکا ہوتا۔ میں پریشان نہیں ہوتی، میں نے جوانی میں والدین کے فیصلے کے خلاف اپنی پسند سے فواد احمد سے

www.urdupalace.com

شادی کی۔ فواد احمد نے مجھے ہر بات کی آزادی دی مگر ان کی ایک ہی شرط تھی کہ نہ وہ میرے معاملات میں مداخلت کریں گے اور نہ میں اس قسم کی کوئی حرکت کروں گی۔ بیوی ہونے کے ناتے میں انہیں اس قسم کی حرکت سے روکنے کی کوشش کرتی تو مجھ سے یہ اختیار چھن بھی سکتا تھا اور میں نہیں چاہتی تھی کہ کسی صورت میری شادی ناکام کہلائے۔ میرے سرکل کی زیادہ تر خواتین ایسی ہی ہیں جن کی شادیاں ناکام ہو چکی ہیں۔ اور جن کی کامیاب بھی ہیں تو وہ اپنی ہر کیفیت میں تنہا اور تہی دست ہیں۔ اس موضوع پر مزید بات کرنے کی میں ضرورت نہیں سمجھتی اور نہ ہی میں تمہیں اجازت دوں گی کہ تم اخبار والوں کی طرح اس قسم کی سنسنی خیز خبروں کو تلاش کرو۔'' یہ کہہ کر وہ وہاں سے جا چکی تھیں اور سمانہ بھی ہارے ہوئے انسان کی طرح چلتی ہوئی اپنے کمرے میں آ گئی۔ اس کا ذہن الجھا ہوا تھا۔

''ممی یہ سب برسوں سے جانتے ہوئے بھی اسے پاپا کی پرائیویسی خیال کرتی ہیں، پاپا کے ساتھ ان کی زندگی صرف ایک سمجھوتا ہے۔'' بستر پر لیٹنے کے بعد وہ اپنے اور مائر کے بارے میں سوچنے لگی مائر کو نظرانداز کر کے اور شائق کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا کر وہ غلطی تو نہیں کر رہی ہے۔

☆☆☆

''تمہاری تصویروں نے دھوم مچا دی ہے۔ کیا فوٹو جینک چہرہ ہے تمہارا۔'' شائق اس کی تعریفوں کے پُل باندھنے میں مصروف تھا۔

''یہ تم نے کار کو کہاں موڑ دیا، میں تو گھر جانا چاہ رہی تھی۔'' سمانہ خاموش بیٹھی اپنی سوچوں میں گم تھی کہ دوسرے راستے پر اسے جاتا دیکھ کر اچانک بولی۔

''ہرگز نہیں، تم میرے گھر جا رہی ہو۔ وہاں کچھ دیر بیٹھ کر گپ شپ لگائیں گے پھر میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں گا۔'' سمانہ کا جی چاہا کہ بہانہ کر کے منع کر دے مگر کچھ کہہ نہیں پائی، آج ڈرائیور اسے آفس ڈراپ کر کے چلا گیا تھا۔ شائق اسے اپنے ڈرائنگ روم میں لے آیا۔ سمانہ نے اپنا ہینڈ بیگ سینٹر ٹیبل پر رکھا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔

''آنٹی گھر پر نہیں ہیں کیا؟''

''نہیں، میں تمہارے لیے کولڈ ڈرنک لاتا ہوں۔'' شائق کمرے سے نکل کر چلا گیا۔ کولڈ ڈرنک لا کر اس نے ٹیبل پر رکھی۔ سمانہ صوفے سے ٹیک لگائے اپنی تھکن اتارنے میں مصروف تھی۔ شائق نے گلاس اٹھا کر گھونٹ بھرنے شروع کیے اس کے ذہن میں ان لڑکیوں کی گنتی شروع ہو چکی تھی جنہیں وہ اپنا شکار بنا چکا تھا۔

''تمہارے ڈرائنگ روم کی ڈیکوریشن بڑی زبردست ہے۔'' سمانہ گلاس اٹھاتے ہوئے بولی۔

''ہاں، یہ سب ممی کا ذوق ہے۔ سمانہ مجھے لگتا ہے کہ تم اپنے منگیتر سے خوش نہیں ہو تب ہی اس کے ذکر سے کتراتی ہو۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں میں؟'' شائق نے اسے گھیرنے کی کوشش کی۔

''ایسی تو کوئی بات نہیں، ویسے اگر میں کہوں کہ میں اس سے ناخوش ہوں تو؟''

''میرا مشورہ تو یہی ہے کہ اس سے منگنی فوراً ختم کر دو۔''

''تو کیا تم مجھ سے شادی کرو گے؟'' سمانہ کو امید تھی کہ شائق اسے پرپوز کرنے والا ہے۔

''واٹ، میں بھلا تم سے کیوں شادی کرنے لگا، میں جس پروفیشن سے وابستہ ہوں وہاں شادی...... وہ بھی تم جیسی لڑکی سے...... ویسے بھی تم منگنی شدہ ہو...... کچھ اچھا وقت تو تم نے بھی گزارا ہو گا۔ شادی کا رسک لینے کی کیا ضرورت ہے آؤ بیڈ روم میں چلتے ہیں۔'' شائق خباثت پر اتر آیا۔

''کیا بکواس کر رہے ہو تم، ہوش میں تو ہو؟'' سمانہ جوشِ غضب سے کھڑی ہو گئی۔

''ہاہاہا......'' شائق بے ڈھنگے انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے اس کے قریب آ گیا۔ سمانہ نے پوری قوت سے اس کے گال پر تھپڑ جڑ دیا، وہ ایک دم سناٹے

www.urdupalace.com

میں آ گیا اس کا دایاں ہاتھ گال پر تھا اور آنکھوں میں بے یقینی کی کیفیت...... سمانہ نے اپنا ہینڈ بیگ تیزی سے اٹھایا اور باہر نکل گئی بہ مشکل ٹیکسی لے کر گھر آ کر اس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا اور بستر پر لیٹی آنسو بہاتی رہی۔ شائق کو وہ کیا سمجھتی تھی اس کے خیالات جان کر اسے شدید ذہنی اذیت پہنچی تھی کہ وہ کسی غلط ارادے سے اسے اپنے گھر لے گیا تھا۔ رو کر اس کے دل کا غبار چھٹ چکا تو واش روم جا کر اس نے پانی کے چھینٹے مارے اور چہرے کو تولیے سے رگڑتے ہوئے باہر نکل آئی۔ کچھ دیر وہ یونہی بیٹھی رہی پھر اپنے بیگ سے سیل فون نکال کر اس نے مائر کا نمبر ملایا کافی دیر بیل جانے کے بعد اس نے فون اٹھا لیا۔

''ہیلو! مائر کیسے ہو تم؟ کافی دنوں سے تم نے فون نہیں کیا۔''

''میں تو ٹھیک ہوں، تمہیں آج فرصت مل گئی جو مجھے فون کر لیا۔'' مائر کے لہجے میں گہرا طنز تھا۔ سمانہ نے اس کے طنز کو نظر انداز کر دیا۔

''یہ بتاؤ تم میری عیدی لے کر کب آ رہے ہو؟''

''کیا مطلب بقر عیدی بھی لو گی؟ اب یہ ممکن نہیں، میں نے تم سے منگنی ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔'' اس کے لہجے میں تلخی در آئی تھی۔

''یہ کون سا مذاق ہے، مجھے تمہارا یہ مذاق بالکل پسند نہیں آیا۔''

''میں کوئی مذاق نہیں کر رہا حقیقت بیان کر رہا ہوں، مجھے تم پر اعتبار نہیں رہا پھر تم سے تعلق جوڑنے کا فائدہ۔ تم نے میرا غرور، میرا اعتماد اور مان توڑ دیا ہے۔ میرے علم میں لائے بغیر تم نے ماڈلنگ شروع کر دی، تم کیا سمجھ رہی تھیں کہ تم کچھ بھی کرتی رہو گی اور مجھے پتا نہیں چلے گا۔ جب تم یہ فیصلہ اکیلے کر سکتی ہو تو آگے زندگی میں بہت سے فیصلے ایسے ہوں گے جن کے لیے تم میری ضرورت محسوس ہی نہیں کرو گی اور میری طبیعت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ میری ہونے والی بیوی کے دل میں جو آئے وہ کرتی پھرے اس لیے بہتر یہی ہے کہ مستقبل میں آنے والی مشکلات اور مسائل سے بچنے کے لیے یہ رشتہ ہمیں ختم کر دینا چاہیے۔'' مائر کی بھاری بھرکم آواز سمانہ کی سماعت میں گھستی چلی گئی، چند سیکنڈ خاموشی رہی پھر مائر نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔

''سمانہ! تم نے مجھے بیوقوف سمجھا ہوا ہے، میں تمہیں اپنے وجود کی پوری گہرائی اور سچائی کے ساتھ اپنانا چاہتا تھا مگر لگتا ہے میرا وجود تمہارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا۔''

''مائر! پلیز میری بات تو سنو، میں نے جان لیا کہ میں غلط تھی اور تم بالکل ٹھیک۔'' سمانہ کی آواز بے قابو ہونے لگی۔ ''مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دو، آئندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا تم مجھ سے جڑنے والا رشتہ ختم مت کرو بس ایک موقع دے دو...صرف ایک موقع میں تمہاری ہر شکایت دور کر دوں گی سن رہے ہو ناں ہیلو...... مائر۔'' وہ رو دی۔

''لگتا ہے تم اپنی نئی مصروفیات کے باعث فرسٹریٹڈ ہو گئی ہو۔ ابھی تم سو جاؤ صبح جب اٹھو گی تو تمہارے خیالات بدل جائیں گے، میں عید کے بعد انگلینڈ جا رہا ہوں۔ میں نے اپنی ممی کو بتا دیا ہے کہ میں یہ منگنی ختم کر رہا ہوں، میری ممی میں تمہاری نانی کو فیس کرنے کی ہمت نہیں اس لیے بہتر ہے کہ تم موقع دیکھ کر انہیں بتا دینا، رہی تمہاری ممی، پاپا کی بات تو انہیں اس رشتے کی کون سی خوشی تھی جو ٹوٹنے کا غم ہو گا۔''

''خدا کے واسطے مائر، میری بات تو سنو۔'' سمانہ گڑگڑائی۔ ''میں جو کچھ کہہ رہی ہوں یہ فرسٹریشن نہیں ہے، میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں تم مجھے معاف کر دو، مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔ بس میں پرسوں لاہور آ رہی ہوں، تم مجھے ایک موقع دو۔''

''او کے خدا حافظ!'' مائر نے فون رکھ دیا تھا۔

سمانہ نے موبائل سائڈ بورڈ پر رکھا اور اپنی الماری میں سے کپڑے نکالنے لگی، تیار ہو کر وہ سپر مارکیٹ کی طرف نکل گئی وہاں سے اس نے مائر کی پسند کی کئی چیزیں لیں

www.urdupalace.com

گھر پہنچی تو ممی اس کی منتظر تھیں۔
"تم اچانک کہاں چلی گئی تھیں میں نے سیمینار سے آتے ہی ملازموں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ تم بتا کر نہیں گئی ہو، موبائل تم گھر پر چھوڑ گئی تھیں لگتا ہے خاصی عجلت میں نکلی تھیں۔"
"جی ممی' مجھے مائر کے لیے کچھ شاپنگ کرنی تھی، میں نے لاہور جانے کا ارادہ کرلیا ہے پرسوں میں یہاں سے جا رہی ہوں۔"
"خیریت، اتنی جلدی تم نے وہاں جانے کا فیصلہ کرلیا۔ کل تو تمہاری اپنی نانی سے بات ہوئی تھی تب تو تم نے ان سے ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا اچانک ایسا کیا ہو گیا شائق کو بتایا تم نے؟" ممی کے لہجے میں ناگواری تھی۔
"نہیں، میں نے اسے بتانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ میں نے اس سے مزید کمرشل کا معاہدہ نہیں کیا ہے۔ جو میں اس کی پابند ہوں۔ یہاں رہ کر میں یہ حقیقت جان گئی ہوں کہ آپ اور پاپا ایک مصنوعی زندگی گزار رہے ہیں، میں اس طرح کی زندگی کا حصہ نہیں بننا چاہتی۔ بس میں مائر سے جلد ہی شادی کرنا چاہتی ہوں۔"
"مائر کب سے تمہارے لیے اہم ہو گیا۔ جب تم یہاں پر آئی تھیں تو اس کے بارے میں تذبذب کا شکار تھیں، مجھے تو تمہاری ذہنی حالت پر شک ہو رہا ہے تم اتنی جلدی اپنے فیصلے تبدیل کرتی ہو۔ یہ فیصلہ بھی تمہارا جذباتی ہوگا۔ مجھے تو تمہارا پہلا فیصلہ ٹھیک لگا تھا شادی کی اتنی جلدی کیا ہے۔ اگر یہ جلد بازی مائر کی طرف سے ہے تو منگنی فوراً ختم کردو۔"
"ممی بہتر ہوگا کہ آپ اس طرح کی بات نہ کریں' میں آپ کی طرح کی کمزور اور پیچیدہ زندگی نہیں گزارنا چاہتی......" سمانہ نے یہ کہتے ہوئے شاپر اٹھائے اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔
"میں نے اسے امی کے حوالے کرکے بہت بڑی غلطی کی، نوجوان ہوتے ہوئے اس کے خیالات

urdupalace

ستر سال کی عمر والی عورتوں کے سے ہیں، اچھا خاصا شائق کے ساتھ سیٹ ہوگئی تھی اچانک سے اس نے یہاں سے جانے کا فیصلہ کرلیا۔'' ثمرہ بیگم، سمانہ کے جانے کے بعد سوچ رہی تھیں۔

دو روز بعد سمانہ لاہور روانہ ہوگئی تھی۔ رات جب فواد احمد اپنی میٹنگز اور ڈنر کے بعد گھر لوٹے تو ثمرہ بیگم نے سمانہ کے واپس لاہور جانے کا بتایا اور یہ بھی کہ اچانک پتا نہیں اسے کیا ہوگیا کہ شائق کو چھوڑ کر مائر سے جلد از جلد شادی کرنے پر تیار ہے۔ وہ بہت پریشان تھیں۔

''اس لڑکی کے مزاج کا کچھ پتا نہیں چل رہا، وہ جلد ہی مائر سے شادی کرے گی اور پھر کہیں پچھتائے نہیں''۔ ثمرہ بیگم کافی الجھن کا شکار تھیں۔

''مجھے نہیں لگتا ایسا کچھ ہوگا' سمانہ بڑی ہوگئی ہے، ہم اسے اپنے کسی فیصلے پر قائل نہیں کرسکتے۔ جب تک کہ وہ خود نہ چاہے۔'' فواد احمد انہیں تسلی دیتے ہوئے بولے۔

''مجھے تو یوں لگ رہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کچھ زیادہ بڑا سمجھنے لگی ہے، میں نے جانے سے پہلے اسے سمجھانے کی کوشش کی تو مجھے اس کی باتوں سے یوں لگا کہ ہم دونوں نے والدین ہونے کا کوئی حق ہی ادا نہیں کیا۔ میں سوچ رہی ہوں فرہاد اور شیری کو بھی بورڈنگ ہاؤس بھیج کر ہم نے غلطی تو نہیں کی کہیں کل کو وہ بھی مجھے سمانہ کی طرح باتیں سنانے بیٹھ جائیں کہ ہم نے ان کی شخصیت کی تعمیر میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ والدین کے ہوتے ہوئے بھی ان کا دل ویران رہا۔ وہ اپنی چھوٹی، چھوٹی پرابلمز کو ہم سے شیئر نہ کرسکے۔''

''تم خواہ مخواہ اس بیوقوف لڑکی کی باتوں کو لے کر ذہنی دباؤ کا شکار ہو رہی ہو۔''

''سمانہ نے آپ پر بھی اعتراض کیا تھا کہ اس عمر میں......'' وہ جملہ مکمل نہ کرسکیں۔

''بس کرو' اگر میں اپنی کسی کولیگ کے ساتھ کچھ وقت گزار لیتا ہوں تو کیا برائی ہے ویسے بھی انسان کا دل ہر عمر میں جوان رہتا ہے۔ بہتر ہے تم اس موضوع کو یہیں ختم کردو۔'' جواد احمد کے لہجے میں ڈھٹائی اور سختی در آئی تھی ثمرہ بیگم نے پہلو بدلتے ہوئے اپنی نظریں چرالیں کہیں جواد احمد کو اُن کی آنکھوں میں چھپا گہرا دکھ نظر نہ آجائے۔

☆☆☆

''خیر تو ہے جب سے تم آئی ہو الجھی ہوئی سی ہو کیا پریشان ہو؟'' مہر بانو نے نواسی کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں نانی ایسا تو کچھ نہیں۔'' وہ اپنی دلی کیفیت کو چھپاتے ہوئے بولی۔

''مائر تم سے ملنے نہیں آیا۔ ایسا کرتے ہیں اتوار کو اس کی فیملی کو کھانے پر بلالیتے ہیں۔ تمہارے نانا کا بھی مائر سے ملنے کو دل کر رہا تھا۔''

''میں کل مائر کے آفس جاؤں گی اس سے میری بات ہوجائے تو آپ آنٹی کو فون کر کے انوائٹ کرلیجیے گا۔'' سمانہ اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

دوسرے روز وہ مائر کے آفس میں بیٹھی تھی۔ مائر ابھی تک نہیں آیا تھا وہ اس کے روم میں بیٹھی میگزین پڑھنے میں مصروف تھی کہ اچانک دروازہ کھلا۔ کائنات کا تمام حسن گویا کمرے میں سمٹ آیا تھا۔ وہ سمانہ کی ہم عمر لڑکی تھی۔ سمانہ نے بہت چاہا کہ اسے نہ دیکھے، نظر انداز کردے مگر وہ اس پر سے نظریں ہٹانے میں ناکام رہی' وہ تھی ہی مجسم حسن، اس کے غیر معمولی حسین چہرے پر جوانی، شادابی اور امارت کی چھاپ تھی۔

''مائر صاحب کہاں ہیں؟'' آنے والی لڑکی نے کمرے کی صفائی کرنے والے غفور بابا سے پوچھا۔

''صاحب! تھوڑی دیر میں آتے ہی ہوں گے!''

''اوکے' یہ کارڈ ان کو دے دینا اور بتادینا کہ نمرہ آئی تھی۔'' یہ کہتے ہوئے لڑکی ایڑیوں کے بل گھومی اور واپس چلی گئی۔

''ایسی کتنی لڑکیاں ہیں جو مائر کی دوست ہیں؟'' اس کے جاتے ہی سمانہ، غفور بابا سے مخاطب ہوئی۔

www.urdupalace.com

"آپ تو بلاوجہ پریشان ہو رہی ہیں، ایسی کتنی لڑکیاں ہیں جو صاحب کی زندگی میں آئی اور چلی گئیں صاحب وہ مرد ہیں جو کبھی لڑکیوں کے معاملے میں حد سے آگے نہیں بڑھے، وہ چاہتے تو ایسی کئی لڑکیوں کو دوستی کے بہانے بیوقوف بنا سکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا ان کی تربیت ایسی نہیں۔"

"آپ تو ان کی بات پر پردہ ہی رکھیں گے۔" سمانہ طنزیہ انداز میں بولی۔

"میرے پردہ رکھنے سے کیا ہوتا ہے، آپ آفس میں اور کسی سے پوچھ لیجیے اگر صاحب کی شہرت بری ہوتی تو یہ بات چھپی نہیں رہتی۔" اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور مائز اندر داخل ہوا اس نے ایک اچٹتی سی نظر سمانہ پر ڈالی اور اپنی ریوالونگ چیئر پر جا بیٹھا۔ غفور بابا سلام کرتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔ کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ مائز اسے نظر انداز کرتے ہوئے فائل اٹھا کر دیکھنے لگا سمانہ نے کھنکھار کر اسے متوجہ کیا۔

"مائز میں واپس آ گئی ہوں، میں غلط تھی اور تم بالکل ٹھیک، یہ ثابت ہو گیا۔ جن لوگوں کی زندگی سے میں متاثر تھی مجھے پتا چل گیا ان کی زندگی حقیقی خوشیوں سے عاری ہے، مجھے معاف کر دو میں یہاں اپنے وجود کی پوری سچائی کے ساتھ تم سے معافی مانگنے آئی ہوں۔"

"کہیں تم جذبات کی رو میں بہہ کر تو فیصلہ نہیں کر رہی ہو۔ جذبات میں آ کر تم بہت سے دعوے تو کر سکتی ہو اور میں بھی کئی باتوں پر بھروسا کر سکتا ہوں مگر زندگی صرف ان جذبات کے تحت نہیں گزرتی۔"

"میں تمہاری بات مانوں گی۔" اس کی بات پر مائز نے اسے حیرت سے دیکھا۔ سمانہ کے چہرے پر شرمندگی اور ندامت صاف عیاں تھی۔

"سمانہ میں تم پر بھروسا تو کر رہا ہوں مگر آئندہ زندگی میں تمہیں ان وعدوں کو بحسن وخوبی نبھانا بھی ہے۔" مائز جو اس سے حقیقی ناراضی ظاہر کر رہا تھا مگر اب اسے یہاں دیکھ کر اور اس کے لفظوں کی سچائی جان کر نرم پڑ رہا تھا۔

"مائز مجھے معاف کر دو، میں نے تمہیں بہت دکھ پہنچایا۔"

"اٹس او کے، تمہیں ایسے رویے کی خود ہی سمجھ آ گئی یہی بہت ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا ہے۔

"تھینک یو مائز! اچھا میں اب چلتی ہوں، نانی میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔" وہ مائز سے اجازت لیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

☆☆☆

عید کے دن مائز کے گھر والے مہربانو کے گھر جمع تھے۔ آج شادی کی تاریخ رکھی جانی تھی۔ مہربانو نے ثمرہ بیگم اور داماد کو بھی بلوالیا تھا اور وہ دونوں بیٹی کی خوشیوں میں شریک ہونے دوڑے چلے آئے تھے۔ دو ہفتے کے بعد ان کی شادی کی تاریخ رکھی گئی تھی۔

☆☆☆

"اچھا جناب تو اس بقر عید میں ہماری قربانی بھی ہو گی۔" مائز، سمانہ سے سرگوشی کر رہا تھا اور وہ اسے پرے دھکیلتے ہوئے کچن میں چلی گئی جہاں بوا جی انواع واقسام کے کھانے تیار کرنے میں مصروف تھیں۔

سمانہ نے ایک نظر اپنی انگلی میں پہنی انگوٹھی پر ڈالی منگنی کی یہ انگوٹھی مائز نے اس کے لیے بڑے شوق سے خریدی تھی جو اس نے اٹھا کر رکھ دی تھی مگر آج ہی اس نے اسے اپنی مخروطی انگلی کی زینت بنا لیا تھا۔

"مائز! تم اور تم سے وابستہ ہر چیز میرے لیے اہم ہے۔" جاگتی آنکھوں سے آنے والے سنہرے دنوں کا تصور کرتے ہوئے سمانہ بڑبڑائی۔ دل مطمئن تھا کہ اپنی مما کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اس نے کوئی غلط فیصلہ نہیں کیا۔ نانا، نانی کے خوشیوں سے معمور چہروں کو دیکھ کر وہ حقیقی خوشی کے لطف سے آشنا ہوئی تھی، یہ عید اس کی زندگی کی یادگار عید تھی۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com